بسم اللہ الرحمان الرحیم

23مارچ اور جماعت احمدیہ

انیسویں صدی کے وسط میں دینِ حق کی جو حالت زار تھی اس کے متعلق ہر شخص جانتا ہے۔اس وقت ہندوستان میں ہر مذہب کی طرف سے اور خاص طور سے عیسائی پادریوں کی جانب سے دینِ حق اور اس کے پیشوا پر چاروں جانب سے اعتراضات کی صورت میں حملے جاری تھے۔اور اس وقت کسی عالم میں اتنی طاقت اور قوت نہ تھی کہ وہ دینِ حق اور اس کے بانی کو ان حملوں کی زد سے بچائے۔دینِ حق پر جس وقت ظلمت اپنے سائے پھیلائے ہوئے تھی اس وقت کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بیقراری کا اظہار یوں فرمایا ہے :۔

دن چڑھا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے

اے میرے سورج نکل باہر کہ مَیں ہوں بے قرار

یہ بیقراری صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں ہی نہیں پائی جاتی تھی بلکہ اس وقت کے علماء بھی شدت کے ساتھ اس بات کے منتظر تھے کہ اب ایک ایسے مسیحا کی ضرورت ہے جو دینِ حق کا دفاع کرے۔اس زمانہ کے صوفی منش بزرگ حضرت صوفی احمد جان صاحب جو لدھیانہ کے ایک بہت بڑے عالم اور سجادہ نشین تھے جن کے مرید احباب کا حلقہ بہت وسیع تھا۔جب انہوں نے حضرت اقدس علیہ السلام سے ملاقات کی اور آپ کے زبانِ مبارک سے جاری ہونے والے کلمات کو سنا تو ان کے منہ سے ایک ایسا شعر جاری ہوا جو اس وقت کے حالات کی بہترین عکاسی کرتا ہے۔

ہم مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ

تم مسیحا بنو خدا کے لئے

اسی طرح مولوی عبد القادر صاحب نے حضرت اقدسؑ سے بیعت لینے کا کہا تو آپ نے بلا تامل فرمایا لَسْتُ بِمَاْمُوْرٍ۔(یعنی میں مامور نہیں ہوں)

)تاریخ احمدیت جلد 1 صفحہ 327 جدید ایڈیشن(

آپ نے بیعت نہ لینے کے متعلق فرمایا:

"بیعت کے بارے میں اب تک خداوند کریم کی طرف سے کچھ علم نہیں۔اس لئے تکلف کی راہ میں قدم رکھنا جائز نہیں۔لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا۔"(ناقل۔شاید اللہ تعالیٰ بعد میں اس بارے میں کچھ ظاہر کر دے(

)حیاتِ احمد جلد دوم نمبر دوم صفحہ 13-12(

الغرض جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے بیعت لینے کے متعلق واضح احکام نہ ملے اس وقت تک آپ نے اپنے عقیدت مند احباب کی بیعت نہ لی۔جب خدا تعالیٰ نے آپ کو کہا کہ اب بیعت لو تو آپ نے یکم دسمبر 1888ء کو "تبلیغ" کے نام سے اشتہار فرمایا جس میں آپ نے تحریر فرمایا:

"مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کا راہ سیکھنے کے لئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدّارانہ زندگی کے چھوڑنے کے لئے مجھ سے بیعت لیں۔"

)مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 158 نظارت اشاعت ربوہ پاکستان(

12 جنوری 1889ء کو ایک اوراشتہار "تکمیل تبلیغ" کے نام سے شائع فرمایا جس میں آپ نے ان دس شرائطِ بیعت کو درج فرمایا جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے نہایت ضروری ہیں۔

اس اشتہار کے بعد حضرت اقدس لدھیانہ تشریف لے گئے اور حضرت صوفی احمد جان صاحب کے مکان واقع محلہ جدید میں رہائش اختیار فرمائی۔لدھیانہ میں آپ نے 4مارچ1889ء کو ایک اور اشتہار"گذارش ضروری بخدمت ان صاحبوں کے جو بیعت کرنے کے لئے مستعد ہیں"کے نام سے جاری فرمایا جس میں آپ نے فرمایا کہ جنہوں نے بیعت کرنی ہو وہ لدھیانہ محلہ جدید میں 20مارچ کے بعد تشریف لے آویں۔

مارچ کا مہینہ اپنے ندر یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس وقت موسمِ بہار کی آمد آمد ہوتی ہے۔اس ماہ میں خزاں اور پت جھڑ کی وجہ سے جو پودے کریہہ منظر پیش کر رہے ہوتے ہیں ان میں ایک نئ زندگی رقص کرتی نظر آتی

ہے۔فصلِ بہار کی آمد سے اِحْیَائِ مَوْتٰی کا سماں پیدا ہوتا ہے اور ہر طرف سبزہ اور روئیدگی ظاہر ہونا شروع ہوتی ہے۔ یہ گویا سردیوں کے بِیت جانے اور خوشگوار موسم کی آمد کا اعلان ہوتا ہے۔حضرت اقدس ؑکا اِس ماہ کے اندر جماعتِ احمدیہ کے قیام کا آغاز کرنا گویا اِس طرف اشارہ تھا کہ دینِ حق کے باغ پر جو خزاں طاری تھی اس کے ختم ہونے اور اس کے پھلنے پُھولنے کا وقت آگیا ہے۔آپ ؑکی آمد درحقیقت دینِ حق کے موسمِ بہار کی آمد اور خوشگوار ایام کا آنا تھا۔جس کے نتیجہ میں پھر سے دینِ حق کے باغ کے لہلہانے کا وقت قریب آگیا تھا۔ آپ نے خود فرمایا ہے ؎

دوستو اُس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی

آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

جو دور تھا خزاں کا وہ بدلا بہار سے

چلنے لگی نسیم عنایاتِ یار سے

باغ میں ملت کے ہے کوئی گُلِ رعنا کِھلا

آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار

یہ ایک عجیب بات بلکہ خدائی حکمتوں میں سے ایک اہم حکمت ہے کہ 12 جنوری 1889ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے شرائطِ بیعت کے اشتہار کا اعلان فرماکر سلسلہ احمدیہ کی بنیاد رکھی اور اُسی روز اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ موعودفرزند عطا فرمایا جس نے بعد میں جا کر خلیفہ ثانی اور مصلح موعود بنناتھا۔ ان دونوں باتوں کے اجتماع میں دراصل یہ مخفی اشارہ تھا کہ سلسلہ کی اشاعت میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ؓکو اہم دخل ہو گا۔ چنانچہ بعد کے واقعات نے بھی یہی گواہی دی۔

آپ نے صوفی احمد جان صاحب کے مکان کی جس کچی کوٹھری میں سب سے پہلی بیعت لی وہ اب ”دار البیعت“ کے نام سے مشہور ہے۔صوفی صاحب کے مکان کا نقشہ مکرم برکت علی صاحب لائق نے ریویو آف ریلجنز جون جولائی 1943ء میں ان الفاظ میں کھینچا ہے:

”جاننا چاہیے کہ یہ جگہ لدھیانہ محلہ جدید کوچہ ڈاکٹر احمد جان (احمدی) میں واقع ہے۔ اور اس کوچہ کی شمالی حد کو قائم کرتی ہے، جو اپنی موجودہ شکل میں ایک چھوٹی سی خوبصورت بیت، ایک چھوٹا حجرہ، دو کمروں اور ایک چھوٹے سے صحن پر مشتمل ہے۔جس میں ہینڈ پمپ ، غسل خانہ ، جائے ضرورت وغیرہ ضروری چیزیں مہیا ہیں۔بیت اور کمروں کے اندر بجلی کا ایک ایک قمقمہ آویزاں ہے۔جنوبی حصہ میں کچھ زمین صاف پڑی ہے، جو ایک فیملی کوارٹر کی تعمیری صورت میں آنے کے لئے کسی چابک دست معمار کے انتظار میں چشم براہ ہے۔کمروں کے دروازے باہر کوچہ میں بھی کھلتے ہیں اور دوسری طرف بیت اور صحن بیت میں بھی۔شرقی کمرہ میں لائبریری ہے۔اور اسی کمرہ کی مشرقی دیوار کے جنوبی کونے کے پہلو میں وہ مقدس جگہ ہے جہاں (حضرت) احمد قادیانی علیہ السلام نے بیٹھ کر پہلی بیعت لی تھی۔

یہ جگہ جو دار البیعت کو آغوش میں لئے ہوئے ہے۔اور جانب جنوب اس کے ساتھ کا ملحقہ مکان دونوں صوفی صاحب مرحوم کی ملکیت میں تھے۔رہائشی مکان میں وہ خود اپنے اہل و عیال کے ساتھ اقامت پذیر تھے۔اور دار البیعت والی جگہ میں ان کا قائم کیا ہوا لنگر خانہ جاری تھا جو بھوکے لوگوں کی شکم سیری کی خدمت ادا کرتا تھا۔“

)ریویو آف ریلجنز جون جولائی1943ء صفحہ35-34(

اس طرح الٰہی بشارتوں کے مطابق 23مارچ 1889ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس موعودہ جماعت کی بنیاد ڈالی جس نے آئندہ چل کر ساری دنیا کے لوگوں کو دینِ حق کی صحیح تعلیم سے آشکار کرنا تھا اور جس کے ذریعہ سے دینِ حق کا غلبہ دنیا کے تمام ادیان پر ہونا مقدر تھا۔

حضرت اقدس علیہ السلام نے بیعت لینے کے لئے جس کمرے کاانتخاب کیا اس کے دروازے پر حافظ حامد علی صاحبؓ کو مقرر کیا تھا اور انہیں ہدایت دی کہ جسے میں کہتا جاؤں اسے کمرہ میں بلاتے جاؤ۔آپ نے سب سے پہلے حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحبؓ کو بلوایا۔حضرت اقدسؑ نے مولوی صاحب کاہاتھ کلائی پر سے زور کے ساتھ پکڑا اور بڑی لمبی بیعت لی۔مردوں کی بیعت لینے کے بعد جب حضرت اقدسؑ گھر میں آئے تو سب سے پہلے حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ کی اہلیہ محترمہ حضرت صغریٰ بیگم صاحبہ نے بیعت کی۔اس روز چالیس افراد کو حضرت اقدس کی بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

23مارچ کا دن صرف جماعتِ احمدیہ ہی کے لئے خاص اہمیت کا حامل نہیں بلکہ اس کی اہمیت تاریخِ دینِ حق پر بھی محیط ہے۔اس دن سے ہماری بہت سی یادیں اور ترقیات وابستہ ہیں۔اس دن قادیان جیسی ایک گُمنام بستی کے ایک گمنام اور عاجز بندے نے حکمِ خداوندی کے موافق ایک عالمگیر جماعت کی بنیاد رکھی۔یہ وہ جماعت تھی جس نے ایمان کو ثریا سے لاکر دوبارہ زمین میں نشر کرنا تھا۔یہ وہ جماعت تھی جس نے دینِ حق کی برکتوں اور فضیلتوں کو دوبارہ سے دنیا میں قائم کرنا تھا۔پس اس جماعت کے قیام سے ہر طرف ایک عجیب سماں پیدا ہو گیا۔پہلے سب لوگ انتظار کر رہے تھے کہ یہ چودھویں صدی گزر رہی ہے اور ابھی تک مسیح موعود کیوں نہیں نازل ہوا؟ لیکن جیسے ہی حضرت اقدس علیہ السلام نے امام مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعوٰی کیا ویسے ہی وہ لوگ جو پہلے آپ کے منتظر تھے انکار کرنے والے ہو گئے اور آپ کی مخالفت مول لے لی۔

یہ جماعت ہر لحاظ سے تاریخی حیثیت کی حامل جماعت ہے کیونکہ اسی نے آخرین کو اوّلین سے ملانا تھا۔پس اس جماعت کے پیدا ہونے سے سب کچھ اسی طرح ہو گیا جیسا کہ دینِ حق کے آغاز میں نبی کریم ﷺ کے دور میں تھا۔ اپنے آغاز سے لے کر آج تک یہ جماعت پھل پھول رہی ہے اور دن بدن خدا تعالیٰ اپنا فضل اس جماعت پر اس کثرت سے نازل کرتا نظر آرہا ہے کہ عقلمند انسان ان کو محسوس کیے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو غلبہ دینا ہی دینا ہے جیسا کہ اس جماعت کے قیام سے قبل ہی الٰہی بشارات کے حصول کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے یہ پیشگوئی فرما دی تھی:

”خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تاکہ دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہو گا اور وہ انہیں آپ اپنی رُوح سے قوت دے گا۔اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔وہ جیسا کہ س نے اپنی پاک پیشین گوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے ،اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جواونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کی چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے۔اور (دینِ حق کی) برکات

کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہریک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔اس رب جلیل نے یہی چاہا ہے۔وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ہر یک طاقت اور قدرت اسی کو ہے۔فَالْحَمْدُ لَہٗ اَوَّلًا وَاٰخِرًا وَظَاھِرًا وَبَاطِنًا۔اَسْلَمْنَا لَہٗ۔ھُوَ مَوْلٰنَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ۔“

)اشتہار ”گذارش ضروری بخدمت ان صاحبوں کے جو بیعت کرنے کے لئے مستعد ہیں“ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ:166-165شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ پاکستان(